قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

مُّجْرِمِیْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ۳۴ کہ اُن پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا

بڑھنے والوں کے لیے نشان کئے رکھے ہیں ۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو

وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿٣٦﴾ وَ تَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ

ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ۳۶ اور ہم نے اس میں ۳۷ نشانی باقی رکھی

یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿٣٧﴾ وَ فِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ۳۸ اور موسیٰ میں ۳۹ جب ہم نے اُسے روشن سند لے کر

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ

فرعون کے پاس بھیجا ۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ تو ہم نے اسے

وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿٤٠﴾ وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا

اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ۴۲ اور عاد میں ۴۳ جب ہم نے

عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ

اُن پر خشک آندھی بھیجی ۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح

كَالرَّمِیْمِ ﴿٤٢﴾ وَ فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا

کر چھوڑتی ۴۵ اور ثمود میں ۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ۴۷ تو اُنھوں نے

---

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔ ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا۔ ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔ ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد ف۳۸ تا کہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔ ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔ ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ السلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔ ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کئے۔ ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔ ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی ف۴۵ خواہ وہ آدمی

عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی وف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آلیا وف۴۹ تو وہ نہ کھڑے

مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

ہوسکے وف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بے شک

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ ع وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا وف۵۱ اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں وف۵۲

ع ۲۳

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا

اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو

زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ

جوڑ بنائے وف۵۳ کہ تم دھیان کرو وف۵۴ تو اللہ کی طرف بھاگو وف۵۵ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح

مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ ج وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ ج

ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

یونہی وف۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ ج اَتَوَاصَوْا بِهٖ ج بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ ج فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں وف۵۷ تو اے محبوب تم اُن سے منہ پھیر لو تو

ہوں یا جانور یا اور اموال جس چیز کو چھوگئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے۔ وف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں۔ وف۴۷ یعنی وقتِ موت تک دنیا میں زندگانی کرلو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے۔ وف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچیں کاٹیں وف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کردیئے گئے۔ وف۵۰ وقت نزولِ عذاب نہ بھاگ سکے۔ وف۵۱ اپنے دستِ قدرت سے۔ وف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔ وف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی وتری اور گرمی وسردی اور جن وانس اور روشنی وتاریکی اور ایمان وکفر اور سعادت وشقاوت اور حق و باطل اور نر و مادہ کے وف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فردِ واحد ہے نہ اس کی نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ نِد وہی مستحقِ عبادت ہے۔ وف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔ وف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر ومجنون کہا ایسے ہی وف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا

تم پر کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ

میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں اُن سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰

وَّمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾

اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بےشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾

تو بے شک ان ظالموں کے لیے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کے لیے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

ع ۳ ۱۴ ۲

اٰیاتها ۴۹ ٥٢ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ٧٦ رکوعاتها ۲

سورۂ طور مکیہ ہے، اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالطُّوْرِ ﴿١﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿٢﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿٣﴾ وَّالْبَيْتِ

طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت وارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ شانِ نزول: جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہوگیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرمادی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آگیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلۂ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت سعادتمندوں کے لیے جاری رہے گی، چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو۔ ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں۔ ف۶۱ میری خلق کے لیے۔ ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔ ف۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ف۶۴ حصہ ہے نصیب ہے۔ ف۶۵ یعنی امم سابقہ (گذشتہ امتوں) کے کفار کے لیے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب وہلاک میں حصہ تھا ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔ ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔ ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، انچاس ۴۹ آیتیں، تین سو بارہ ۳۱۲ کلمے، ایک ہزار پانچ سو ۱۵۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ کلام سے مشرف فرمایا۔ ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

الْمَعْمُوْرِ ۝٤ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝٥ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ

معمور ف۴ اور بلند چھت ف۵ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف۶ بےشک تیرے رب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝٨ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝٩ وَّ

کا عذاب ضرور ہونا ہے ف۷ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف۸ اور

تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ هُمْ

پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف۹ تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف۱۰ وہ جو

فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٢ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣ هٰذِهِ

مشغلہ میں ف۱۱ کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف۱۲ یہ

وقف لازم

النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝١٤ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا

ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ف۱۳ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں

تُبْصِرُوْنَ ۝١٥ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا

سوجھتا نہیں ف۱۴ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف۱۵

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٦ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝١٧

تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ف۱۶ بےشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝١٨ كُلُوْا وَ

اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف۱۷ اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ف۱۸ کھاؤ اور

ف۴ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں۔ حدیثِ معراج میں بصحت ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔ ف۵ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے۔ (قرطبی عن ابن عباس) ف۶ مروی ہے کہ اللہ تعالٰی روزِ قیامت تمام سمندروں کو آگ کردے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہوجائے گی۔ (خازن) ف۷ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے ف۸ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہوجائیں۔ ف۹ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا۔ ف۱۰ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔ ف۱۱ کفر و باطل کے۔ ف۱۲ اور جہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف۱۳ دنیا میں ف۱۴ یہ ان سے اس لیے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کردی ہے۔ ف۱۵ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ف۱۶ دنیا میں کفر و تکذیب ف۱۷ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔ ف۱۸ اور ان سے کہا جائے گا۔

اِشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

ہم نے انھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ف۲۰ اور اُن کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

کئے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمت گار

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللہ نے ہم پر

عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰ بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی

ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔ ف۲۰ جنت میں اگر چہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لیے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملادی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔ ف۲۱ انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل وکرم سے بلند کئے۔ ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن) ف۲۳ یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔ ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شرابِ جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار ہوتا ہے۔ ف۲۵ خدمت کے لیے اور ان کے حسن وصفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے ف۲۶ جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔ ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کے لیے ہوگا۔ ف۲۸ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس وشیطان خلل ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا۔ ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر۔ ف۳۰ یعنی آتشِ جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی۔ ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف۔

ع ۱ ۲۸ ۳

الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾

احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ

یا کہتے ہیں ۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے ۳۴ تم فرماؤ انتظار کیے جاؤ ۳۵

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ۳۶ کیا اُن کی عقلیں انھیں یہی بتاتی ہیں ۳۷ یا وہ سرکش

طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَاْتُوْا

لوگ ہیں ۳۸ یا کہتے ہیں اُنھوں نے ۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ۴۰ تو اس جیسی

بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ

ایک بات تو لے آئیں ۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے ۴۲ یا

هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾

وہی بنانے والے ہیں ۴۳ یا آسمان اور زمین اُنھوں نے پیدا کیے ۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں ۴۵

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

یا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ۴۶ یا وہ کڑوڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں ۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے ۴۸

ف۳۲ کفارِ مکہ کو اوران کے کاہن اور مجنوں کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لیے ف۳۳ یہ کفارِ مکہ آپ کی شان میں ف۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مرگئے اوران کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذ اللہ) اوروہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے ف۳۵ میری موت کا ف۳۶ کہ تم پر عذابِ الٰہی آئے ، چنانچہ یہ ہوا اوروہ کفار بدر میں قتل وقید کے عذاب میں گرفتار کیے گئے ۔ ف۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر، ساحر، کاہن، مجنون ایسا کہنا بالکل خلافِ عقل ہے اور طرّہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر، ساحر، کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ ف۳۸ کہ عناد میں اندھے ہورہے ہیں اور کفر وطغیان میں حد سے گزر گئے ۔ ف۳۹ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دل سے ف۴۰ اور دشمنی وخبثِ نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے ف۴۱ جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس کے مثل ہو ف۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا ۔ ف۴۳ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنا لیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں ۔ ف۴۴ یہ بھی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان وزمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے ۔ ف۴۵ اللہ تعالیٰ کی توحید اوراس کی قدرت وخالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ۔ ف۴۶ نبوت اوررزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں ۔ ف۴۷ خود مختار جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ ف۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۗ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ

جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں

وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ﴿۴۰﴾ اَمْ

اور تم کو بیٹے ۵۰ یا تم ان سے ۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ۵۲ یا

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ

اُن کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ۵۳ یا کسی داؤں (فریب) کے ارادہ میں ہیں ۵۴ تو

كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کافروں ہی پر داؤں (فریب) پڑنا ہے ۵۵ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ۵۶ اللہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۙ﴿۴۵﴾

بادل ہے ۵۷ تو تم انھیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

جس دن اُن کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ اُن کی مدد ہو ۵۹ اور بے شک

ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے

---

۴۹ اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو ف۵۰ یہ اُن کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں۔ ۵۱ دین کی تعلیم پر ۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے۔ ۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں۔ ۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ضرر وقتل کے مشورے کرتے ہیں ۵۵ ان کے مکر و کید کا وبال انہیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا۔ ۵۶ جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد (دشمنی کی وجہ) یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے۔ ۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے۔ ۵۹ غرض کسی طرح عذابِ آخرت سے بچ نہ سکیں گے۔ ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذابِ آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک وقحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر ۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ

حکم پر ٹھہرے رہو و۶۲ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو و۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو و۶۴ اور کچھ

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے و۶۵

ایاتها ۶۲ | ۵۳ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۳ | رکوعاتها ۳

سورۂ نجم مکیہ ہے، اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے و۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے و۳ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے

الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے و۴ اُنھیں و۵ سکھایا و۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے و۷

و۶۲ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو و۶۳ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ و۶۴ نماز کے لیے اس سے تکبیرِ اولیٰ کے بعد ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ'' پڑھنا مراد ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجالایا کرو۔ و۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔ و۱ سورۃ النجم مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع باسٹھ ۶۲ آیتیں، تین سو ساٹھ ۳۶۰ کلمے، ایک ہزار چار سو پانچ ۱۴۰۵ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی۔ و۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّهٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذاتِ گرامی ہادی برحق سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی۔ (خازن) و۳ ''صَاحِبُكُمْ'' سے مراد سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امرِ مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رُشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا۔ و۴ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے۔ (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ السلام اللہ تعالیٰ کے ذات وصفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربّانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (روح البیان) و۵ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو و۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے۔ و۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد بتعلیمِ الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْمِرَّةٍ'' سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ (تفسیر روح البیان)۔

ذُوْ مِرَّةٍؕ فَاسْتَوٰىۙ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰىؕ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ ﴿٨﴾

پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ ﴿٩﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ ﴿١٠﴾ مَا

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انھوں نے تو وہ

ف۸ عام مفسرین نے ''فَاسْتَوٰى'' کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد ''فَاسْتَوٰى'' سے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استویٰ فرمانا ہے۔ (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استویٰ کی اسناد حضرت رب العزت عزوعلیٰ کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا ہے۔ ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا۔ اسی طرح یہاں معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۱۰ اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورتِ اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے۔ ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالٰی کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر خَلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی، تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مقرب درگاہِ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا۔ (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت ......الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہو سکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی۔ ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو وحی فرمائی۔ (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللّٰہ تعالٰی اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ بقلی نے کہا کہ اللّٰہ تعالٰی نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور مُحب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کیے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللّٰہ تعالٰی اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا۔ (روح البیان) ف۱۴ آنکھ نے یعنی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل

نَزْلَةً اُخْرٰىۙ ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ ﴿۱۵﴾

جلوہ دوبار دیکھا ۱۶ سدرۃ المُنتَہیٰ کے پاس ۱۷ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

جب سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا ۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ۱۹ بےشک اپنے رب

مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰىۙ ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزّیٰ اور اس تیسری

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾

منات کو ۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی (بری) تقسیم ہے ۲۳

---

سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تر دد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دوبارہ دیکھا۔ (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفٰے کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔ (صلوات اللہ تعالیٰ علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوبار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ دیکھا۔ (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں "لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" تلاوت فرمائی۔ یہاں چند باتیں قابلِ لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی۔ **مسئلہ:** صحیح یہی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دیدارِ الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حِبْرُ الْاُمَّة (امت کے عالم) ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے: "رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ" میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہوگیا۔ **ف۱۵** یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے۔ **ف۱۶** کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لیے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا۔ **ف۱۷** سدرۃ المنتہیٰ ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواحِ شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ **ف۱۸** یعنی ملائکہ اور انوار۔ **ف۱۹** اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے کمال قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دائیں بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقامِ عظیم میں ثابت رہے۔ **ف۲۰** یعنی حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلوماتِ غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہوگیا

اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ۲۴ اللہ نے ان کی کوئی سند

مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ

نہیں اُتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ۲۵ حالانکہ بے شک

جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ۲۷ تو آخرت اور دنیا سب کا

وَالْاُوْلٰى ۠﴿۲۵﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا

ع ۵ ۲۵

مالک اللہ ہی ہے ۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر

مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ۲۹ بے شک وہ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ

آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ۳۱ اور انھیں

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ

اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام

جیسا کہ حدیث اختصامِ ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے۔ (روح البیان) ۲۱ لات وعزّٰی اور منات بتوں کے نام ہیں جنہیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظرِ تحقیق وانصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ محض بے قدرت (بے جان) ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل ودانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ درگور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو ۲۳ کہ جو چیز بُری سمجھتے ہو وہ خدا کے لیے تجویز کرتے ہو۔ ۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بے جا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود۔ ۲۵ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل وعلم وتعلیم الٰہی کے خلاف اتباعِ نفس وہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے۔ ۲۶ یعنی کتابِ الٰہی اور خدا کے رسول جنہوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں۔ ۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں۔ ۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئے گا۔ ۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہِ الٰہی میں قرب ومنزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لیے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انہیں بارگاہِ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل۔ ۳۰ یعنی کفار منکرین بعث۔ ۳۱ کہ انہیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔

شَيْـًٔا ۚ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ

نہیں دیتا وٓ۳۲ تو تم اس سے منہ پھیرلو جو ہماری یاد سے پھرا وٓ۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی

الدُّنْيَا ؕ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

زندگی وٓ۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے وٓ۳۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

زمین میں تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں وٓ۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے

اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

اور رک گئے وٓ۳۷ بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے وٓ۳۸ تمہیں مٹی

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ

سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ وٓ۳۹

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ ۙ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ

وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں وٓ۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا وٓ۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور

---

وٓ۳۲ امر واقعی اور حقیقت حال علم ویقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم وگمان سے۔ وٓ۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے۔ وٓ۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا۔ وٓ۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل وکم علم ہیں کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم وگمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں کہ (معاذاللہ) فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس وہم باطل پر بھروسہ کر کے انہوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی۔ وٓ۳۶ گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو۔ وٓ۳۷ کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے۔ وٓ۳۸ شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج۔ وٓ۳۹ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداءِ ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خودنمائی اور خودسرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور اطاعت وعبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ وٓ۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام ونمود سے کیا فائدہ وٓ۴۱ اسلام سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی

وَاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ

روک رکھا وا۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے وا۴۳ کیا اُسے اس کی خبر نہ آئی جو

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

صحیفوں میں ہے موسیٰ کے وا۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا وا۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں

اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

اٹھاتی وا۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش وا۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی

يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَ اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

جائے گی وا۴۸ پھر اس کا بھر پور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے وا۴۹

کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہوگیا اس نے کہا میں نے عذاب الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہوگیا اور جس شخص کو مال دینا ٹھہرا تھا اُس کو تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا۔ وا۴۲ باقی۔ شانِ نزول: یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللّٰہ تعالٰی کی قسم محمد (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرِ قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ وا۴۳ کہ دوسرا شخص اس کا بارِ گناہ اٹھا لے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔ وا۴۴ یعنی اَسفارِ توریت میں وا۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پورے طور پر ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات (احکامات) بھی اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا۔ وا۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا، حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللّٰہ تعالٰی کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارِ گناہ میں ماخوذ نہیں۔ وا۴۷ یعنی عمل۔ مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے، یہ مضمون بھی صحف ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لیے خاص تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت ''اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ'' سے منسوخ ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں۔ **مسائل:** اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماء امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات (مردوں) کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللّٰہ تعالٰی اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ وا۴۸ آخرت میں وا۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

ذمہ ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنی دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شِعریٰ

الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ

کا رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور

قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

ان سے پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بےشک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اُس نے اُلٹنے والی بستی

اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا

کو نیچے گرایا ف۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کرے گا یہ ف۶۱

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ف۶۲ پاس آئی پاس آنے والی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا

کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا۔ ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موتِ کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں ”جوزا“ کے بعد طالع (طلوع) ہوتا ہے اہلِ جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے، اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہی ہے اس ستارے کا رب بھی اللہ ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ ف۵۵ بادِ صَرصَر (تیز ہوا) سے۔ عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود ان کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اَعقاب (بعد کی نسل) تھے۔ ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔ ف۵۷ غرق کر کے ہلاک کیا۔ ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی۔ ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبریئل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیروزبر کر دیا۔ ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے۔ ف۶۱ یعنی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائے گا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے احوال اور شدائد کو اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں دفع کر سکتا اور اللہ تعالیٰ دفع نہ فرمائے گا۔ ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ہو۔

تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

روتے نہیں ۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ۶۷

السجدۃ ۱۲ / ع ۷ / ۳

اٰیاتها ۵۵ | ۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷ | رکوعاتها ۳

سورۂ قمر مکیہ ہے، اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَ اِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ

پاس آئی قیامت اور ۲ شق ہوگیا چاند ۳ اور اگر دیکھیں ۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ۵ اور

یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور انھوں نے جھٹلایا ۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ۷ اور ہر کام قرار

مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ

پاچکا ہے ۸ اور بے شک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ۹ جن میں کافی روک تھی ۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی

بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ

وقف لازم

حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم اُن سے منہ پھیر لو ۱۱ جس دن بلانے والا ۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف

ف۶۶ اس کے وعدہ وعید سن کر۔ ف۶۷ کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت "سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ" کے، اس میں تین ۳ رکوع، پچپن ۵۵ آیتیں اور تین سو بیالیس ۳۴۲ کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئیس ۱۴۲۳ حرف ہیں۔ ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہو کر۔ شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہلِ مکہ نے حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوگیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کر دی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہو گئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔ صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزہ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجۂ شہرت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔ ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی صدق و نبوّت پر دلالت کرنے والی ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لانے سے ف۶ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ف۷ ان اباطیل (باطل خواہشوں) کے جو شیطان نے ان کے دل نشین کی تھیں کہ اگر نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات کی تصدیق کی تو ان کی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہو جائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت وقدر باقی نہ رہے گی۔ ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت۔ ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ) ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل

نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ

بلائے گاف۱۳ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹیڑی (ٹڈی) ہیں

مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

پھیلی ہوئی ف۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے ف۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾

ان سے ف۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندے ف۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا ف۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے

مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ ۖ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ ۚ

بہتے پانی سے ف۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی ف۲۰ تو دونوں پانی ف۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی ف۲۲

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۙ﴿۱۳﴾ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا ف۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی ف۲۴ اس کے صلہ میں ف۲۵ جس کے ساتھ

كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَاۤ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِیْ

کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے ف۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۲۷ تو کیسا ہوا میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ

اور میری دھمکیاں اور بےشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا ف۲۸ عاد نے

علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس (بیت المقدس کی چٹان) پر کھڑے ہوکر ف۱۳ جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہولِ قیامت وحساب ہے۔ ف۱۴ ہر طرف خوف سے حیران، نہیں جانتے کہاں جائیں۔ ف۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔ ف۱۶ یعنی قریش سے ف۱۷ نوح علیہ السلام ف۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند ونصیحت اور وعظ ودعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کردیں گے سنگسار کرڈالیں گے۔ ف۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما ف۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہوگئی۔ ف۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے ف۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا۔ ف۲۳ ایک کشتی ف۲۴ ہماری حفاظت میں۔ ف۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے۔ ف۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کرکے ہلاک کردیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک ''تَرَکْنٰهَا'' کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک ''جودی'' پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا۔ ف۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے۔ ف۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم وتعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل وآسان فرما دینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہوجاتی ہو۔

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بے شک ہم نے اُن پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا

ع ۲۲ / ۸

یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳ تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی

نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا

تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اُتارا گیا ف۳۷

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز)

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ

ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱ اور صبر کر ف۴۲ اور اُنھیں خبر دے دے کہ

الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ف۴۴ تو انہوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لے کر

ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے۔ ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آچکے تھے۔ ف۳۱ بہت تیز چلنے والی، نہایت ٹھنڈی، سخت سناٹے والی ف۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہوگئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا۔ ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لا کر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو۔ ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔ ف۳۸ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ (اونٹنی) نکال دیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے ف۴۲ ان کی ایذا پر ف۴۳ ایک دن اُن کا ایک دن ناقہ کا ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اُس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔ ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لیے ف۴۶ تیز تلوار۔

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

اس کی کوچیں کاٹ دیں ف۴۷ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۴۸ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

بھیجی ف۴۹ جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف۵۰ اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے

مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بیشک ہم نے ان پر ف۵۱ پتھراؤ

حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ۙ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ

بھیجا ف۵۲ سوائے لوط کے گھروالوں کے ف۵۳ ہم نے اُنھیں پچھلے پہر ف۵۴ بچالیا اپنے پاس کی نعمت فرماکر ہم یونہی

نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف۵۵ اور بے شک اس نے ف۵۶ انھیں ہماری گرفت سے ف۵۷ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف۵۸

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف۵۹ تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں (بالکل مٹادیں) ف۶۰ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف۶۱

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ۚ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَ

اور بیشک صبح تڑکے (صبح سویرے) ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف۶۲ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور

لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ؑ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ

بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی یاد کرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس

ع ۱۸ ۲ ۹

ف۴۷ اور اس کو قتل کر ڈالا ف۴۸ جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے۔ ف۴۹ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز ف۵۰ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنالیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روندکر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔ ف۵۱ اس تکذیب کی سزا میں ف۵۲ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے ف۵۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ ف۵۴ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف۵۵ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکرگزار وہ ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے۔ ف۵۶ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف۵۷ ہمارے عذاب سے ف۵۸ اور ان کی تصدیق نہ کی۔ ف۵۹ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دَخیل (مخل) نہ ہوں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور یہ انہوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی (جونہی) وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی۔ ف۶۰ فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا، چہرے سپاٹ (برابر) ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا۔ ف۶۱ جو تمہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔ ف۶۲ جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا۔

النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

رسول آئے و۶۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں و۶۴ تو ہم نے ان پر و۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا و۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں و۶۷ یا کتابوں میں تمہاری چھُٹی لکھی ہوئی ہے و۶۸ یا یہ کہتے ہیں و۶۹

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے و۷۰ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت و۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے و۷۲ بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

ان کا وعدہ قیامت پر ہے و۷۳ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی و۷۴ بیشک مجرم

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ

وقف لازم

گمراہ اور دیوانے ہیں و۷۵ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ

سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی و۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ

جیسے پلک مارنا و۷۷ اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے و۷۸ ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا و۷۹ اور انھوں

شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ

نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے و۸۰ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے و۸۱ بے شک

و۶۳ حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے۔ و۶۴ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں تھیں۔ و۶۵ عذاب کے ساتھ۔ و۶۶ اے اہلِ مکہ! و۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی و توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں۔ و۶۸ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے۔ و۶۹ کفارِ مکہ۔ و۷۰ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ و۷۱ کفار مکہ کی۔ و۷۲ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا۔ **شانِ نزول:** روز بدر جب ابو جہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت (شکست) ہوئی۔ و۷۳ یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے و۷۴ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد۔ و۷۵ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر) و۷۶ حسب اقتضائے حکمت۔ **شانِ نزول:** یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ **مسائل:** احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔ و۷۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے۔ و۷۸ کفار پہلی اُمتوں کے و۷۹ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ و۸۰ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظِ اعمال فرشتوں کے نِوشتوں میں ہیں۔ و۸۱ لوح محفوظ میں۔

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور و۸۲

ایاتها ٧٨ ﴿٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ ٩٧﴾ رکوعاتها ٣

سورۂ رحمٰن مکیہ ہے، اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ف۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنھیں سکھایا ف۳

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾ وَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں ف۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں ف۵ اور

السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾ وَ

آسمان کو اللہ نے بلند کیا ف۶ اور ترازو رکھی ف۷ کہ ترازو میں بے اعتدالی (ناانصافی) نہ کرو ف۸ اور

اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی

لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ

مخلوق کے لیے ف۹ اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں ف۱۰ اور بھُس

ف۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔ ف۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع اور چھہتر ۷۶ یا اٹھتر ۷۸ آیتیں تین سو اکیاون ۳۵۱ کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس ۱۶۳۶ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: جب آیت "اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ" نازل ہوئی کفار نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سکھایا۔ (خازن) ف۳ انسان سے اس آیت میں سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں اور بیان سے "مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ" کا بیان کیونکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن) ف۴ کہ تقدیر معین کے ساتھ اپنے بروج ومنازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لیے منافع ہیں اوقات کے حساب، سالوں اور مہینوں کا شمار انہیں پر ہے۔ ف۵ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں۔ ف۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا۔ ف۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تا کہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے۔ ف۸ تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ ف۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تا کہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں۔ ف۱۰ جن میں بہت برکت ہے۔

ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ

کے ساتھ اناج وا۱ اور خوشبو کے پھول تو اے جنّ وانس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے و۱۲ اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری و۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے

نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ

لوکے سے و۱۴ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں

الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

پچھّم کا رب و۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے و۱۶ کہ دیکھنے

یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

میں معلوم ہوں ملے ہوئے و۱۷ اور ہے ان میں روک و۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا و۱۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ یَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے و۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

النصف ع ۱۵

و۱۱ مثل گیہوں، جَو وغیرہ کے و۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتّیس ۳۱ بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت و ارشاد کا بہترین اسلوب ہے تا کہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی (ناشکری) کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں۔ **حدیث:** سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پڑھتا وہ کہتے: اے رب ہمارے! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ) و۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچڑ کے ہوگئی۔ و۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے و۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھّم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔ و۱۶ شیریں اور شور و۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔ و۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے و۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ و۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ

عظمت اور بزرگی والا وف۲۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

آسمانوں اور زمین میں ہیں وف۲۳ اُسے ہر دن ایک کام ہے وف۲۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ وف۲۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ

جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْاؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ۚ

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے وف۲۶

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۵ وَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر وف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

بے لپٹ کا کالا دھواں وف۲۸ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے وف۲۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان

وف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا۔ وف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبان حال وقال سے اس کے حضور سائل۔ وف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا (پیدا کرتا) ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلّت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ **شانِ نزول:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھا دوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللّٰہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ وف۲۵ جن و انس کے وف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ وف۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔ وف۲۸ حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہو گا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کے وجہ کریم کی پناہ۔ وف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری (سرخ رنگا ہوا چمڑا) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے

الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ

جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے

يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ

مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے

وقف لازم

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ

ع ۲ ۱۲

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

---

نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔ ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ۔ (حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ) ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔ ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔ ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانیوں سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے۔ ف۳۵ اور ان سے کہا جائے گا ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔ ف۴۰ ایک آبِ شیریں کا اور ایک شرابِ پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۵۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۳

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝۵۴

ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ف۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ف۴۲

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۵ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۴۳

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝۵۶ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۷ كَاَنَّهُنَّ

ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جنّ نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ

الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝۵۸ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۹ هَلْ جَزَآءُ

لعل اور مونگا ہیں ف۴۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ

الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۶۰ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۱ وَمِنْ

کیا ہے مگر نیکی ف۴۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور

دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝۶۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۳ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝۶۴

ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ف۴۶ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۵ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝۶۶ فَبِاَيِّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۷ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝۶۸ فَبِاَيِّ

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سُبْحَانَ اللّٰہ۔ ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔ ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔ ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا قائل ہو اور شریعتِ محمدیہ پر عامل، اس کی جزا جنت ہے۔ ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف واسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت وزبرجد کی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـٕیْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین وےؔ۷ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جنّ نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر وےؔ۸ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ایاتہا ۹۶ ۵۶ سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَكِّیَّۃٌ ۴۶ رکوعاتہا ۳

سورۂ واقعہ مکیہ ہے، اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب ہولے گی وہ ہونے والی وا۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی وا۳ کسی کو بلندی دینے والی وا۴ جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر وا۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے چُورا ہوکر تو ہوجائیں گے جیسے روزن (سوراخ) کی دھوپ میں غبار کے

وےؔ۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت وکرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی کی ایک جھلک پڑجائے تو آسمان وزمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہوجائے اور خوشبو سے بھرجائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ وےؔ۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔ وا سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت ''اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ'' اور آیت '' ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ'' کے اس سورت میں تین ۳ رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر ۳۷۸ کلمے اور ایک ہزار سات سو تین ۱۷۰۳ حرف ہیں۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (خازن) وا۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔ وا۳ جہنم میں گرا کر وا۴ دخول جنت کے ساتھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہلِ معصیت کو پست کرے گی اور اہلِ طاعت کو بلند۔ وا۵ حتیٰ کہ اس کی تمام عمارتیں گر جائیں گی۔

مُّنۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ

باریک ذرّے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہوجاؤ گے تو دہنی طرف والے ؀۶ کیسے دہنی

الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

طرف والے ؀۷ اور بائیں طرف والے ؀۸ کیسے بائیں طرف والے ؀۹ اور جو سبقت لے گئے ؀۱۰

السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ

وہ تو سبقت ہی لے گئے ؀۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾

ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ؀۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ؀۱۳

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾

ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ؀۱۴ ان کے گرد لیے پھریں گے ؀۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے ؀۱۶

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا

کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انھیں دردِ سر ہو

يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا

نہ ہوش میں فرق آئے ؀۱۷ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت

؀۶ یعنی جن کے نامہ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ؀۷ یہ ان کی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے۔ ؀۸ جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ؀۹ یہ ان کی تحقیر شان کے لیے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنّم میں داخل ہوں گے۔ ؀۱۰ نیکیوں میں ؀۱۱ دخول جنت میں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں ؀۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانۂ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمد یہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ) ؀۱۳ جن میں لعل، یاقوت، موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے۔ ؀۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان و شکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور دل شاد ہوں گے ؀۱۵ آدابِ خدمت کے ساتھ۔ ؀۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللّٰہ تعالٰی نے اہل جنت کی خدمت کے لیے جنت میں پیدا فرمائے۔ ؀۱۷ بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مُختَل ہوجاتے ہیں (بگڑ جاتے ہیں)۔

يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ

جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا

ان کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سُنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں

قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ

یہ کہنا ہوگا سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹے

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ

کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ

مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾

بلند بچھونوں میں ف۲۸ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ

ع ۳۸ / ۱۴

اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹ دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ

میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی

ف۱۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر جنتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسب مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا۔ (خازن) ف۱۹ ان کے لیے ہوں گی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار اُن کی گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے۔ ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔ ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔ ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللّٰہ ربّ العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا، یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحابِ یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللّٰہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔ ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔ ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔ ف۲۷ اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے۔ ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔ ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔ ف۳۰ یہ اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں

سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾

ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

بے شک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد)

الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا

رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں اور مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ

اُٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ کہ بے شک سب اگلے اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

پچھلے ضرور اکٹھے کیے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بے شک تم

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ

پھر اس سے پیٹ بھروگے پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ

جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں

لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم

گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحابِ رسول اللہ ہیں (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔ ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔ ف۳۳ جو نہایت تاریک و سیاہ ہوگا۔ ف۳۴ دنیا کے اندر ف۳۵ یعنی شرک کی ف۳۶ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۳۷ راہ حق سے بہکنے والو اور حق کو ف۳۸ ان پر ایسی بھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہو کر جہنّم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھرلیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہو کر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔ ف۳۹ نیست سے ہست کیا ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو۔ ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَۙ ﴿۶۰﴾

بنانے والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ

کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو

النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَؕ ﴿۶۳﴾

پہلی اُٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷ ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن (پامال) کردیں ف۴۹

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَۙ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾

پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹّی (تاوان) پڑی ف۵۱ بلکہ ہم بےنصیب رہے

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَؕ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ

تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا

نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم ہیں اُتارنے والے ف۵۲ ہم چاہیں تو اُسے کھاری کردیں ف۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف۵۴

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَؕ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ

تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ف۵۶ یا ہم ہیں

الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَۚ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ

پیدا کرنے والے ہم نے اسے ف۵۷ جہنم کی یادگار بنایا ف۵۸ اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ ف۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو

ف۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔ ف۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت و مشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہوکر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ف۴۴ یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنادیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔ ف۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا۔ ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالٰی ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ ف۴۸ جو تم بوتے ہو ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔ ف۵۰ متحیر اور نادم و غمگین ف۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہوگیا ف۵۲ اپنی قدرتِ کاملہ سے ف۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔ ف۵۴ اللہ تعالٰی کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا۔ ف۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زَند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ ف۵۶ مَرخ و عَفار (دو درخت) جن سے زَند و زندہ (تر لکڑیاں) لی جاتی ہے۔ ف۵۷ یعنی آگ کو ف۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالٰی سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ ف۵۹ کہ اپنے

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف۶۰ اور تم سمجھو

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا

تو یہ بڑی قسم ہے بےشک یہ عزت والا قرآن ہے ف۶۱ محفوظ نوشتہ میں ف۶۲ اسے نہ

يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا

چھوئیں مگر باوضو ف۶۳ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف۶۴ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف۶۵

فَلَوْ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحْنُ

پھر کیوں نہ ہو کہ جب جان گلے تک پہنچے اور تم ف۶۶ اُس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف۶۷

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْ لَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف۶۸ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں

مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ

بدلہ ملنا نہیں ف۶۹ کہ اُسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف۷۰ پھر وہ مرنے والا اگر

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ۬ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ

مقربوں سے ہے ف۷۱ تو راحت ہے اور پھول ف۷۲ اور چین کے باغ ف۷۳ اور اگر ف۷۴

سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ف۶۰ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت وجلال الٰہی کے۔ ف۶۱ جو سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربّانی ہے۔ ف۶۲ جس میں تبدیل وتحریف ممکن نہیں۔ ف۶۳ مسائل: جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں، بے وضو کو یاد پر (زبانی) قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔ ف۶۴ اور نہیں مانتے ف۶۵ حضرت حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے (خسارے) میں ہے جس کا حصہ کتاب اللّٰہ کی تکذیب ہو۔ ف۶۶ اے اہل میت! ف۶۷ اپنے علم وقدرت کے ساتھ ف۶۸ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔ ف۶۹ مرنے کے بعد اٹھ کر۔ ف۷۰ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللّٰہ تعالٰی کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔ ف۷۱ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لیے ف۷۲ ابو العالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ ف۷۳ آخرت میں ف۷۴ مرنے والا۔

مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِیَةُ

جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ

جَحِیْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾ ع

ع ۳ ۲۲ ۱۲

میں دھنسانا ف۷۸ یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

ایاتها ۲۹ | ۵۷ سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ ۹۴ | رکوعاتها ۴

سورۂ حدید مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اُسی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جِلاتا ہے ف۳ اور مارتا ف۴ اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ

کرسکتا ہے وہی اوّل ف۵ وہی آخر ف۶ وہی ظاہر ف۷ وہی باطن ف۸ اور وہی سب کچھ

ف۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔ ف۷۶ مرنے والا۔ ف۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔ ف۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔ ف۷۹ حدیث: جب یہ آیت نازل ہوئی "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ" تو سید عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی" نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو۔ (ابوداؤد) مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ ف۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار ۴ رکوع، انتیس ۲۹ آیتیں، پانچ سو چوالیس ۵۴۴ کلمے، دو ہزار چار سو چھہتر ۲۴۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ف۳ مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ف۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ف۵ قدیم ہر شے سے قبل اوّل بے ابتداء کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔ ف۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں۔ ف۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر۔ ف۸ حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا۔

عَلِيْمٌ ۝۳ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ف۹ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے ف۱۱ اور

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ

جو آسمان سے اترتا ہے ف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ تم کہیں ہو اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ف۱۶ اور دن کو رات کے حصے

الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

میں لاتا ہے ف۱۷ اور وہ دلوں کی جانتا ہے ف۱۸ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اَوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ

اس کی راہ میں خرچ کیا اُن کے لیے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمہیں یقین ہو

ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ (اتوار) اور پچھلا جمعہ ہے۔ حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین (پلک جھپکنے) میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔ ف۱۰ خواہ وہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مُردہ ف۱۱ خواہ وہ نبات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز ف۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش ف۱۳ اعمال اور دعائیں۔ ف۱۴ اپنے علم وقدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً ف۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔ ف۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے ف۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر ف۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔ ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالی کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لیے دے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انہیں راہِ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تأمل و تردد نہ ہو۔ ف۲۰ اور براہنیں اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

وہی ہے کہ اپنے بندہ پر ف۲۳ روشن آیتیں اُتارتا ہے کہ تمہیں ف۲۴ اندھیریوں سے اُجالے کی طرف

النُّوْرِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ

لے جائے ف۲۵ اور بےشک اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ

خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے ف۲۶ تم میں برابر نہیں

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ف۲۷ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں

الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے ف۲۸ اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ف۲۹ اور اللہ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ ع مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ

تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ف۳۰ تو وہ اس کے لیے

لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ ج یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی

دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ف۳۱ دیکھو گے کہ اُن کا نور ف۳۲

نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ف۳۳ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے

سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ ف۲۱ یعنی اللہ تعالیٰ ف۲۲ جب اس نے تمہیں پشتِ آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۲۳ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ف۲۴ کفر و شرک کی ف۲۵ یعنی نورِ ایمان کی طرف۔ ف۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔ ف۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو بھی ان کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُد کے۔ مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جَو ناپے جاتے ہیں۔ شانِ نزول: کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی حمایت کی۔ ف۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی ف۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلیٰ ہے۔ ف۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ ف۳۱ پل صراط پر ف۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور ف۳۳ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ۚ یَوْمَ یَقُوْلُ

نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْۚ

مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ﴿۳۴﴾ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ﴿۳۵﴾ درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ﴿۳۶﴾ جس میں ایک

بَابٌؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ؕ

دروازہ ہے ﴿۳۷﴾ اس کے اندر کی طرف رحمت ﴿۳۸﴾ اور اس کے باہر کی طرف عذاب منافق ﴿۳۹﴾

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ

مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ﴿۴۰﴾ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ﴿۴۱﴾ اور

تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ

مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ﴿۴۲﴾ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ﴿۴۳﴾ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا ﴿۴۴﴾ اور تمہیں اللہ کے حکم پر

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ

اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ﴿۴۵﴾ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ﴿۴۶﴾ اور نہ کھلے

كَفَرُوْاؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ

کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی بُرا انجام کیا ایمان والوں کو

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا ﴿۴۷﴾

---

﴿۳۴﴾ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پاسکتے نور کی طلب کے لیے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے۔ ﴿۳۵﴾ یعنی مومنین اور منافقین کے ﴿۳۶﴾ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔ ﴿۳۷﴾ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ﴿۳۸﴾ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت ﴿۳۹﴾ اس دیوار کے پیچھے سے ﴿۴۰﴾ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے ﴿۴۱﴾ نفاق و کفر اختیار کرکے ﴿۴۲﴾ دینِ اسلام میں ﴿۴۳﴾ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہوجائیں گے ﴿۴۴﴾ یعنی موت ﴿۴۵﴾ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔ ﴿۴۶﴾ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو، بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔ ﴿۴۷﴾ **شانِ نزول:** حضرت امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس

وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ

کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بےشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ تمہیں سمجھ ہو بےشک

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ف۵۳ ان کے دُونے ہیں

وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور ان کےلیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَ

کامل سچے اور اَوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لیے ان کا ثواب ف۵۶ اور اُن کا نور ہے ف۵۷ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْۤا

ع ۲ ۹ ۱۸

جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں جان لو

اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد

الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ

میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰

میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔ ف۴۸ یعنی یہود و نصارٰی کے طریقے اختیار نہ کریں۔ ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا ف۵۰ اور یادِ الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔ ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکر الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہِ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔ ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ ف۵۹ اور ان چیزوں

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّ

کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا ف۶۱ اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور

مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴

سَابِقُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور

الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے

یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ

جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی

مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

مصیبت زمین میں ف۶۷ اور نہ تمہاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے کہ

نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ ۚ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَ لَا

ہم اُسے پیدا کریں ف۷۰ بے شک یہ ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور

تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ ۙ الَّذِیْنَ

خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا (متکبر) بڑائی مارنے والا وہ جو

---

میں مشغول رہنا اوران سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں اور وہ اُمورِ آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا، کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔ ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اوراس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔ ف۶۲ اس کے لیے جو دنیا کا طالب ہواور زندگی لہو ولعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔ ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ ف۶۴ یہ اس کے لیے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دنیا میں آخرت کا طالب ہو اور اسبابِ دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لیے علاقہ رکھے تو اس کے لیے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین! دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے۔ ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب بنو، اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالا کر جنت کی طرف بڑھو ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا۔ ف۶۷ قحط کی، امساک باراں (بارش رکنے) کی، عدم پیداوار کی، پھلوں کی کمی کی، کھیتیوں کے تباہ ہونے کی ف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۶۹ لوح محفوظ میں۔ ف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو۔ ف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا۔ ف۷۲ متاعِ دنیا ف۷۳ یعنی نہ اِتراؤ ف۷۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالیٰ نے

يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

آپ بخل کریں ۷۵ اور اوروں سے بخل کو کہیں ۷۶ اور جو منہ پھیرے ۷۷ تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے

الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ

سب خوبیوں سراہا بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ۷۸ اور

الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ

عدل کی ترازو اُتاری ۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ۸۰ اور ہم نے لوہا اُتارا ۸۱ اس میں سخت

شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

آنچ ۸۲ اور لوگوں کے فائدے ۸۳ اور اس لیے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی ۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ

بے شک اللہ قوت والا غالب ہے ۸۵ اور بے شک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور اُن کی

ع ۳ ۱۹

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ۸۶ تو ان میں ۸۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے فرزند آدم! کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اِتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔ ۷۵ اور راہِ خدا اور امور خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔ ۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بُخل سے مراد ان کا سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔ ۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے ۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنے والی ۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے۔ مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں ۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ ۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لیے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک۔ ۸۲ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلاتِ جنگ بنائے جاتے ہیں ۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں۔ ۸۴ یعنی اس کے دین کی ۸۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انہی لوگوں کے نفع کے لیے ہے۔ ۸۶ یعنی توریت و انجیل و زبور اور قرآن ۸۷ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے وہ۸۸ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور اُن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ

انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی و۸۹ اور

رَهْبَانِيَّةَ ﰳ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

راہب بننا ف۹۰ تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا و۹۱ تو ان کے ایمان والوں کو و۹۲ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا

ان میں بہتیرے و۹۳ فاسق ہیں اے ایمان والو و۹۴ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول و۹۵

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا و۹۶ اور تمہارے لیے نور کردے گا و۹۷ جس میں چلو

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لیے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ

و۸۸ یعنی حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔ و۸۹ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے۔ ف۹۰ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالطت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھا لینا، تارک ہو جانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا و۹۱ بلکہ اس کو ضائع کر دیا اور تثلیث والحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کر کے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔ اس سے ہزار ہا مسائل کا فیصلہ ہو جاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت و تائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات و عبادات میں ذوق و شوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ و۹۲ جو دین پر قائم رہے تھے۔ و۹۳ جنھوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دینِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہو گئے۔ و۹۴ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ پر علیہما السلام۔ یہ خطاب اہلِ کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے و۹۵ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم و۹۶ یعنی تمہیں دونا (دوگنا) اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور قرآنِ پاک پر بھی۔ و۹۷ (پل) صراط پر۔

يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں و۹۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ع ۴/۲۰

و۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پاسکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہل کتاب کو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہلِ کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کر دیا گیا۔